از مولانا حافظ محمد اسمٰعیل روپڑی رحمۃ اللہ علیہ
تخریج از حافظ ثناء اللہ خان فاضل مدنی

صدقۃ الفطر اور عید الفطر کے احکام و مسائل

رویت ہلال ہلال عید کی شہادت کے لیے دو مسلمانوں کا ہونا ضروری ہے۔ ایک کی شہادت منظور نہیں ہو سکتی۔[1] (مشکوٰۃ)

رویت ہلال کی دعا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نیا چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ۔ (ترمذی)

صدقۃ الفطر انسان سے بتقاضائے بشریت حالت روزہ میں بعض خطائیں اور غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر فرض کیا، تاکہ روزے پاک صاف ہو کر مقبول ہو جائیں[2] جس طرح رمضان مبارک کے روزے فرض ہیں اسی طرح صدقۃ الفطر فرض ہے۔

صدقۃ الفطر کس پر فرض ہے ہر مسلمان[3] پر چھوٹا ہو یا بڑا۔ غلام ہو یا آزاد، روزہ رکھتا ہو یا نہ، جو لوگ کسی عذر کی وجہ سے روزہ نہ رکھتے ہیں ان پر بھی فرض ہے۔ نماز عید سے پہلے جو بچہ پیدا ہو اس کی طرف سے بھی صدقہ فطر ادا کرنا ضروری ہے کیونکہ اس سے مقصد یہ ہے کہ مساکین کو اس روز سوال سے بے نیاز کر دیا جائے۔

صدقہ فطر کس کا حق ہے حدیث میں ہے: لا یاکل طعامك الا تقی[4] پس صدقہ فطر اور سالانہ زکوٰۃ مسلمان نمازی، دین دار، محتاجوں کا حق ہے، بے نمازوں اور بے دینوں کا اس میں کوئی حق نہیں، مساجد کے اماموں کو امامت کی اجرت پر بھی نہ دینا چاہیے۔ مسکین سمجھ کر دینا چاہیے بشرطیکہ وہ مسکین ہوں۔

---

[1] احمد، ابوداؤد (منذری نے اس حدیث پر سکوت کیا ہے) دارقطنی وقال اسنادہ حسن ثابت [2] ابوداؤد، ابن ماجہ، دارقطنی، حاکم، بیہقی۔ [3] متفق علیہ [4] مشکوٰۃ (باب الحب فی اللہ ومن اللہ) ص۴۲۶ بحوالہ ترمذی۔ ابوداؤد، دارمی۔ وفی روایۃ فاطعموا طعامکم الاتقیاء۔ بیہقی فی شعب الایمان وابونعیم فی الحلیہ۔

صدقۃ الفطر کس چیز سے اور کس قدر دینا چاہیے | صدقۃ الفطر اجناس خوردنی[1] سے دیا جائے جو عام طور پر وہاں کے لوگوں کی خوراک ہو اور ہر چیز سے صاع حجازی دینا چاہیے ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے صاع حجازی سے ہی صدقہ فطر ادا کیا ہے جس کا وزن ہمارے اوزان کے لحاظ سے تقریباً پونے تین سیر انگریزی بقول محدثین[2] صاع حجازی پانچ رطل و ثلث رطل کا ہوتا ہے اور ایک رطل آٹھ چھٹانک کا جو تمہارے حساب سے دو سیر دس چھٹانک تین تولہ چار ماشہ ہوتے ہیں مگر احتیاطاً پونے تین سیر دے دینا بہتر ہوتا ہے۔

صدقۃ الفطر کس وقت دیا جائے[3] | و عید کی نماز سے پہلے ادا کرنا ضروری ہے

ب ۔ اگر عید کے بعد ادا کیا تو صدقہ فطر شمار نہ ہو گا ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ فطر عید جانے سے پہلے ادا کر دو۔ (بخاری)

ج ۔ عید سے دو تین روز بیشتر ادا کیا جائے تو بھی جائز ہے ۔ عبد اللہ بن عمرؓ دو دن پہلے ہی صدقہ فطر مساکین کو دے دیا کرتے تھے ۔ (بخاری)

مؤطا امام مالک میں روایت ہے کہ ابن عمرؓ صدقہ فطر عید سے دو تین روز پہلے اس شخص کے پاس بھیج دیتے جس کے پاس جمع ہوتا تھا ، اس سے معلوم ہوا کہ صدقہ فطر اور زکوٰۃ ایک جگہ جمع ہو کر بصورت بیت المال صاحب حاجات پر تقسیم کی جائے تو نہایت بہتر ہے ۔ اس سے بڑے بڑے اسلامی کام نکلتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں اس کا احساس پیدا کرے ۔ آمین

صدقۃ الفطر میں نقدی دینا بھی جائز ہے | فقراء کی ضروریات کو ملحوظ رکھتے ہوئے صدقۃ الفطر میں غلہ کی بجائے نقدی ، پیسے دینا بھی جائز ہے[4] ، حدیث میں ہے ۔

اغنوھم فی ھٰذا الیوم (دار قطنی) یعنی اس دن فقراء کو بے پرواہ کر دو۔

اس حدیث سے یہ استدلال ہو سکتا ہے کہ مساکین کی ضروریات کے مطابق غلہ کے حساب سے

---

[1] بدایۃ المجتہد تہذیب الاسماء واللغات نووی [2] ا ۔ بخاری ب ۔ ابوداؤد ، ابن ماجہ ، حاکم ۔

ج ۔ حضرت ابو ہریرہ کی روایت حفظ زکوٰۃ رمضان سے بھی استدلال کیا جا سکتا ہے جو صحیح بخاری میں غالباً تین مقامات پر ہے ۔ اور نسائی ، اسماعیلی ، ابو نعیم وغیرہ بھی لائے ہیں ۔ [4] اس کا اندازہ آج کل تقریباً ڈیڑھ روپیہ ہے ۔

نقدی دے سکتے ہیں۔

شبِ عید کی فضیلت | نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عید الفطر اور عید الاضحی کی رات کو عبادت سے زندہ رکھا، اس کا دل اس دن نہ مرے گا جبکہ سب دل مر جائیں گے یعنی فتنوں کے زمانہ میں یا حشر کے دن شاداں و فرحاں ہو گا۔[1]

عید کے دن روزہ | نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحی کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔[2] (مشکوٰۃ)

عید کے دن کھانا | عید الفطر کے روز کچھ کھا کر نماز کے لیے جانا اور عید الاضحی سے پیشتر کچھ نہ کھانا مسنون ہے۔[3]

مسجد میں عید پڑھنا خلاف سنت ہے | حضرت علیؓ فرماتے ہیں صحرا اور میدان میں نماز عید پڑھنا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے۔ (مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۲۰۰)

شرعی عذر | ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ بارش کی وجہ سے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز عید مسجد میں پڑھائی۔[4] (مشکوٰۃ)

مقام غور ہے | کہ مسجد نبوی میں ایک نماز پچاس ہزار نماز کا ثواب رکھتی ہے۔ پھر بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کو چھوڑ کر عید کی نماز باہر پڑھتے تھے۔ معلوم ہوا کہ نمازِ عید میدان اور صحرا میں پڑھنی چاہیے۔ بلا عذر مسجد میں نمازِ عید پڑھنا خلافِ سنت ہے مگر افسوس ہے کہ آج کل اس کا عام رواج ہو چکا ہے۔

شاہ جیلانیؒ کا فرمان | حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ فرماتے ہیں۔

والاولی ان تقام فی الصحراء وتکرہ فی الجامع الا لعذر (غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی لاہور ص ۵۴۲)

مستورات عیدگاہ میں | ام عطیہؓ فرماتی ہیں۔ ہمیں دربار نبوی سے حکم ہوا کہ ہم حائضہ اور پردہ نشین مستورات کو بھی عیدین میں (اپنے ہمراہ) نکالیں تاکہ وہ مسلمانوں کی دعا اور جماعت میں شامل ہو جائیں۔

---

[1] مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۱۹۸ رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط [2] بخاری۔ مسلم۔ ترمذی ابن ماجہ [3] ابن ماجہ، دارمی، احمد، ابن حبان، دارقطنی، حاکم، بیہقی [4] ابوداؤد (منذری نے اس حدیث پر سکوت کیا ہے) ابن ماجہ، حاکم، بیہقی۔

لیکن حائضہ نماز کی جگہ سے علیحدہ رہیں۔ ایک خاتون نے عرض کیا۔ اے رسولِ خدا! بعض دفعہ کسی کے پاس چادر نہیں ہوتی فرمایا اس کی سہیلی اپنی چادر میں اسے چھپا کر لے آئے۔[و]

عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں:۔ (ابن ماجہ)

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹیوں اور ازواج مطہرات کو عیدین میں لے جایا کرتے تھے۔

عیدگاہ کو پیدل آنا جانا اور آتے جاتے راستہ تبدیل کرنا سنت ہے۔ (ب) ترمذی۔ مشکوٰۃ

نمازِ عید کا طریقہ[ش] نمازِ عید خطبہ سے پہلے صرف دو رکعت ہے۔ ب۔ اس میں نہ اذان ہے نہ اقامت، (تکبیر) ج۔ عیدگاہ میں منبر لے جانا یا بنانا خلاف سنت ہے۔

تکبیراتِ عیدین آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں قرأت سے پہلے کہتے تھے۔[ش] (ترمذی)

قرأت نمازِ عیدین[ش] (د) آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سبح اسم ربك الاعلیٰ اور دوسری میں ھل اتاك حديث الغاشيه (مسند احمد) اور کبھی اسی ترتیب سے سورۂ ق اور اقتربت الساعة (سورۂ قمر) پڑھتے (ترمذی) ابو داؤد، ابن ماجہ (وغیرہ)۔

شاہ جیلانی اور نمازِ عید حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ مسائل عید کے بیان میں فرماتے ہیں۔ وھی رکعتان یکبر فی الاولی بعد دعاء الافتتاح وقبل التعوذ سبع تکبیرات وفی الثانية خمس تکبیرات قبل القراءة یرفع یدیه مع كل تكبيرة (غنية مطبع صدیقی لاہور ص ۵۵)

نمازِ عید دو رکعت ہے۔ پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں

لہ و۔ بخاری۔ مسلم۔ احمد، ترمذی، ابو داؤد، نسائی ابن ماجہ، بیہقی وغیرہم (ب)، احمد، دارمی، ابن حبان حاکم۔ ٹہ و۔ بخاری، مسلم، احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، بیہقی جلد ۳ ص ۲۹۶ ب۔ مسلم، احمد ابو داؤد، ترمذی، بیہقی جلد ۳ ص ۲۸۴ ج۔ بخاری ٹہ ابن ماجہ، دارقطنی، ابن خزیمہ، بیہقی، طحاوی ابن عدی اور دارمی طبع جدید جزا ص ۳۱۵ عن عبد اللہ بن محمد بن عمار عن ابیہ عن جدہ۔ ٹہ (د) ترمذی تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو تحفۃ الاحوذی (ب) مسلم

قرات سے پہلے کہے اور ہر تکبیر کے ساتھ دونوں ہاتھ اٹھائے۔

عید کی جماعت | خدانخواستہ کوئی شخص عید کی جماعت میں شامل نہیں ہوسکا تو اسی میدان میں وہ خود مسنون طریقہ سے دو رکعت نماز ادا کرے۔ بخاری[1]

مبارک بادی[2] | نماز عید کے بعد مسلمان آپس میں ملاقات کریں تو ایک دوسرے کو عید کی مبارک باد ان الفاظ میں دیں۔

تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنْكَ (مجمع الزوائد جلد ۲ صفحہ ۲۰۶)

اللہ تعالیٰ ہم سب کی عید اور دیگر اعمال صالحہ قبول فرمائے۔

شوال کے چھ روزے | نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھ کر عید کے بعد چھ روزے ماہ شوال کے رکھے وہ ہمیشہ روزہ رکھنے کا ثواب پائے گا۔ (مسلم، ترمذی، ابن ماجہ[3])

حدیث میں مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَه سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ کے الفاظ ہیں۔ یعنی رمضان شریف کے روزوں کے بعد شوال کے چھ روزے اس کے پیچھے لگائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ عید کے بعد متصل روزے رکھے۔ فقط

خوشخبری

خطیب ملت حضرت مولانا حافظ محمد اسماعیل روپڑی رحمۃ اللہ علیہ کے اکلوتے صاحبزادے حافظ محمد ایوب نے امسال رمضان میں مدرسہ رحمانیہ گارڈن ٹاؤن لاہور میں قرآن مجید سنایا ہے۔ حضرت حافظ صاحب کے احباب کو یہ خبر سناتے ہوئے ہم خوشی محسوس کر رہے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت حافظ صاحب کی اس یادگار کو ان کا خلف الصدق بنائے — آمین

حافظ محمد ایوب نے صرف آٹھ سال کی عمر میں مکمل قرآن مجید حفظ کر لیا تھا اور اس سال میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ (ادارہ)

---

[1] فی ترجمۃ الباب [2] اصل روایت طبرانی کبیر میں ہے

نوٹ:۔ طبرانی کبیر آج تک مخطوط ہے اس کا ایک نسخہ دار العلوم (جرمنی) میں موجود ہے۔

[3] احمد، ابوداؤد، دارمی، بیہقی وغیرہ۔ مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو تلخیص الحبیر مجمع الزوائد ترغیب و ترہیب